احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خطبہ نمبر 31

منگل 3- اگست 1999ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

منگل 3- اگست 1999ء - 20 ربیع الثانی 1420 ہجری - 3- ظہور 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 173

اکرام ضیف

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی عزت کرو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الآداب باب اذا اتاکم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ پر آنے والے مہمان ذکر الٰہی اور درود شریف میں وقت گذاریں نمازوں کا التزام کریں

سلسلہ احمدیہ کے پھیلاؤ کا سچی خوابوں اور بشارات سے گہرا تعلق ہے

خدا گواہ ہے کہ مجھے آپ سے سچی محبت ہے اور آپ کا دکھ مجھے بے چین کرتا ہے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 1999ء کے افتتاح سے قبل 30 جولائی 99ء کو اسلام آباد برطانیہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اسلام آباد ٹلفورڈ۔ برطانیہ 30۔ جولائی 1999ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ کے پاک بندوں کو حاصل ہونے والی بشارات کا ذکر فرمایا اور جلسہ کے مہمانوں اور میزبانوں کو نصائح فرمائیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ برطانیہ میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 34ویں جلسہ سالانہ کی مارکی سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی آیت بیان فرمائی کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں بشارات دی گئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ان بشارتوں سے مراد دنیا میں ایسے لوگوں کو دکھائی جانے والی خوابیں ہیں اور آخرت میں ان کی بشریٰ جنت ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد خواب اور مکاشفات ہیں۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس مضمون کا تعلق جلسہ سالانہ کے آئندہ خطابات سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کثرت سے اپنے سچے بندوں کی تائید رویائے صالحہ سے کرتا ہے۔ یہ سلسلہ کل بھی تھا اور آج بھی یہ سلسلہ پھیلتا جارہا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس مضمون کو مختلف رنگ میں آگے بڑھایا ہے۔ استقلال اور رحمت اور صبر ان مضامین کا خلاصہ ہے۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے ضمن میں ہدایات بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ مہمانوں سے عزت اور اکرام اور محبت کا سلوک کریں۔ ان کی بے لوث خدمت کریں۔ فطری محبت کے جذبہ سے مہمانوں کی خدمت کریں اس میں کسی تکلف یا تصنع کا شائبہ نہ ہو۔ حضور نے فرمایا جو معزز مہمان باہر سے تشریف لاتے ہیں ان میں بکثرت غیر احمدی بھی ہوتے ہیں۔ ان کے لئے خصوصی خوراک کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ خاص سلوک ان کا حق ہے۔ اس کے علاوہ بعض لوگ کشمیر یا بنگال سے آتے ہیں ان کے لئے چاولوں کا انتظام ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا انگلستان کے عام احمدی نہ صرف مہمانوں کی خدمت کریں بلکہ جلسے میں بھی شامل ہوں۔ یہاں کی جماعت خدا کے فضل سے بہت خدمت کرتی ہے۔ مہمانوں کی خدمت کی لذت یہ لذت اٹھانے والے ہی جانتے ہیں۔

حضور نے فرمایا مہمانوں اور میزبانوں کے لئے عمومی نصیحت یہ ہے کہ وہ اپنا وقت زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی اور درود شریف کے ورد میں گزاریں۔ التزام نماز کریں۔ فضول گفتگو اور تلخی کی گفتگو سے اجتناب کریں اگر کوئی بات غصے کی ہو تو خدا کی خاطر اس پر صبر اختیار کریں۔

حضور نے فرمایا جلسہ کی کارروائی وقار سے سنیں۔ نعروں پر کنٹرول ضروری ہے۔ نعرہ تکبیر بلند کرنے اور جواب میں اللہ اکبر کہنے کا طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے ثابت نہیں ہاں اگر بے اختیاری میں اللہ اکبر کا کلمہ منہ سے نکلے تو اس میں حرج نہیں۔ حضور نے فرمایا منتظمین جلسہ کی اطاعت تعاون کی روح سے کریں۔ صفائی کا خاص التزام کریں۔ کھانا ضائع نہ کرنے کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے خصوصی نصیحت فرمائی۔ غض بصر اور پردہ کا خیال رکھنے کی نصیحت فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا جو عورت چہرہ نہ ڈھانپے وہ بناؤ سنگھار کرکے ہر گز نہ نکلے۔ ان میں کئی غیر احمدی بھی ہوتی ہیں۔ تاہم ایسی عورتوں کو اگر سمجھانا ہو تو یہ مردوں کا کام نہیں یہ لجنہ کی ڈیوٹی ہے۔ کاریں پارک کرنے کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ ایسی جگہ کار نہ پارک کریں جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ ایسی احتیاط لندن میں بھی ضروری ہے جہاں لوگ بعض دفعہ گھروں کے باہر بے احتیاطی سے کار کھڑی کر دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جو جلسہ کا ویزا لے کر آتے ہیں ان میں ایک بھی ایسا نہ ہو جو دھوکہ دینے والا ہو اور اس سلسلے میں کوئی بہانہ نہ کریں۔ حضور نے فرمایا عموماً 5۔6 ہزار افراد باہر سے آیا کرتے ہیں لیکن اس سال صرف جرمنی سے 6 ہزار کے قریب احمدی تشریف لارہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس جلسے کا سفر کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود کی دعائیں بیان فرمائیں اور آخر میں فرمایا مجھے آپ سے سچی محبت ہے۔ خدا گواہ ہے مجھے آپ سے سچی محبت ہے۔ آپ کا دکھ مجھے بے حد بے چین کر دیتا ہے۔ میری بے چینی کی خاطر احتیاطیں اختیار کریں۔ یہ مجھ پر احسان ہوگا۔

ذیلی تنظیمیں اور تحریک جدید

○ (ارشادات سیدنا حضرت مصلح موعود بحوالہ "مطالبات" ص 177)

"لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کریں۔ انصار اللہ الگ جلسے کریں۔ خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں...... اور دوبارہ تحریک جدید کو زندہ کرکے اور اس کے مطالبات کی اہمیت بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جائے"

6۔ اگست کو یوم تحریک جدید منانے کا اعلان ہوا ہے۔ ذیلی تنظیمیں سیدنا حضرت مصلح موعود کے ان ارشادات کو پیش نظر رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقابلہ مقالہ نویسی خدام

○ خدام کے لئے سالانہ مقالہ نویسی 99ء کا عنوان "صحابہ رسولؐ کی عظیم الشان قربانیاں" ہے۔ جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31۔ اگست 99ء ہے۔ خدام کثرت سے اس میں حصہ لیں۔ قائدین اور ناظمین تعلیم سے مسلسل یاددہانی کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

ضرورت انسپکٹران مال۔

محررین

○ "تحریک جدید انجمن احمدیہ میں انسپکٹران و محررین کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ ضرورت مند۔ محنتی اور خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں امیر صاحب جماعت احمدیہ / صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ 5۔ اگست 1999ء تک وکالت دیوان ربوہ کو بھجوا دیں۔ - امیدوار کا میٹرک فرسٹ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ ایف اے۔ بی اے بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔"

(وکیل الدیوان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

بڑی بڑی عظیم قربانیاں دینے والے وجود پہلے گزر چکے ہیں

مرتے تو سب ہی ہیں مگر مبارک ہے وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی حمایت کرتا ہوا مارا جائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 7- مئی 1999ء بمطابق 7- ہجرت 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت 55 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

(قربان ہونے والوں) کا ذکر چل رہا ہے اسی تعلق میں یہ مرکزی آیت ہے جس کی میں ہر دفعہ تلاوت کرتا ہوں۔ جب (قربان ہونے والوں) کا ذکر خیر چلا تو اس وقت اس کثرت سے (قربان ہونے والوں) کے نام نہیں تھے جو اب اس مضمون کے تتبع سے آہستہ آہستہ نکل آئے ہیں اور عزیزم غلام قادر (-) کی (قربانی) نے جو یہ سلسلہ جاری کر دیا' اللہ تعالیٰ امید ہے اس کو بھی اس کے ثواب سے محروم نہیں رکھے گا کیونکہ بہت سے ایسے نام ہیں جن کو عام یاد بھلا چکی تھی۔ پس ضروری تھا کہ ان کا ذکر بار بار چلے۔

اب جو پاکستان میں خصوصیت سے ہمارے اسیران راہ مولیٰ پڑے ہوئے ہیں ان میں سے بھی اکثر کے نام کو لوگ بھلا چکے ہوں گے لیکن اپنے قفس میں بیٹھے ہوئے ان کا دل تو چاہتا ہو گا کہ "کہیں تو بہر خدا آج ذکر یار چلے" فیض نے بہت خوب کہا ہے کہ۔

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو
کہیں تو بہر خدا آج ذکر یار چلے

تو جو میرے یار ہیں وہ ان کے بھی تو یار ہیں۔ ان کے بھی یار ہیں جنہوں نے راہ احمدیت میں بے شمار قربانیاں پیش کیں۔ تو یہ ذکر خیر جو آج میری زبان سے جاری ہو رہا ہے ہو سکتا ہے آج کے قفس کی فضاؤں کو بھی روشن کر دے اور کچھ دیر تک وہ لوگ جو اس ذکر کو سنیں ان یادوں میں محو ہو جائیں جو ان کو بھی بہت پیاری ہیں اور اس سے خود تسلی پائیں کہ بڑی بڑی عظیم قربانیاں دینے والے وجود پہلے گزر چکے ہیں' ان کے مقابل پر تو ان لوگوں کی قربانیاں ماند ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ پس یہ وہ سلسلہ ہے جسے اب ہم آگے بڑھاتے ہیں اور تعجب ہے کہ افغانستان میں اس سے اور بھی بہت زیادہ (قربان) ہوئے ہیں جتنا عام لوگوں کا تصور ہے۔

سب سے پہلے میں **صاحبزادہ محمد سعید جان اور صاحبزادہ محمد عمر جان** افغانستان کا ذکر کرتا ہوں۔ 1917ء میں ضلع گجرات کے ایک مجذوب فضل کریم صاحب ہوا کرتے تھے جن کو (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق تھا لیکن تھے مجذوب۔ ان کو پتہ نہیں تھا کہ ان کی (دعوت الی اللہ) کی جرأت کے نتیجہ میں احمدی بھائیوں کو کیا کیا مصیبتیں پڑیں گی۔ بہر حال ان کے دل میں یہ سودا سمایا کہ وہ (دعوت الی اللہ) کی خاطر 1917ء میں روانہ ہو کر کابل چلے گئے اور وہاں جا کر سردار نصر اللہ خان کو درخواست دی کہ میں احمدی ہوں اور بغرض (دعوت الی اللہ) آیا ہوں۔ سردار نے ان کو فوراً گرفتار کر لیا اور پھر جب ان سے پوچھ گچھ کی اور کون کون احمدی ہیں تو اس مجذوب بے چارے نے ان سب کے نام لے دئے جن کا اس کو علم تھا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب (-) کے پانچ لڑکوں کو بھی ان کی نشان دہی پر گرفتار کیا گیا جو ابھی افغانستان ہی میں تھے۔

انہیں شیر پور کے جیل خانے میں مقید کر کے ان کے پاؤں میں موٹی موٹی بیڑیاں ڈال دی گئیں اور اگرچہ ان میں سے کسی کو قتل نہیں کیا گیا مگر یہ دردناک' اذیت ناک موت جو رفتہ رفتہ ان کو پہنچائی گئی یہ عام یک دفعہ کی (موت) سے زیادہ دردناک ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ آٹھ نو ماہ تک وہ جیل میں اس حالت میں رہے کہ ان کو کھانے میں سوائے نمک اور خشک روٹی کے کچھ نہیں ملتا تھا اور اس کی وجہ سے جیل ہی میں انہوں نے تکلیفیں اٹھا اٹھا کر جب نظام نے جواب دے دیا' انتڑیاں گل گئیں تو اسی حالت میں وفات پائی۔ تو بلاشبہ ان کا نام عظیم (قربان ہونے والوں) میں داخل ہے اور ان کی (قربانی) اس پہلو سے زیادہ دردناک ہے کہ نو ماہ تک مسلسل تکلیفیں اٹھاتے ہوئے انہوں نے جان دی ہے۔

ایک اور کابل کے (قربان ہونے والے) ہیں ان کا بھی یہی حال ہے۔ ان کو بھی نمک اور خشک روٹی پر رکھا گیا تھا جس طرح ان (قربان ہونے والوں) کو بھی اور اسی طرح رفتہ رفتہ انتڑیاں گل گئیں' زخم پیدا ہو گئے سارے نظام میں اور اس حالت میں ان لوگوں نے جان دی ہے۔ یہ 1918ء کا واقعہ ہے۔ **حضرت سید سلطان احمد صاحب (-) اور ان کے بھائی حضرت سید حکیم صاحب** کا ذکر ہے۔ (قربانی) 1918ء میں ہوئی۔ علاقہ جاجی کے حاکم سردار محمد خان کے حکم سے ایک بڑے عالم یعنی سید سلطان صاحب جو بڑے عالم دین تھے اور ان کے بھائی سید حکیم صاحب کو گرفتار کر کے ایک قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔ یہاں خشک نان اور نمک کے سوا انہیں کوئی کھانا نہ ملتا تھا۔ مسلسل یہ کھانا کھانے کے نتیجہ میں دونوں کی انتڑیاں بالکل گل گئیں اور اسی دردناک حالت میں (قربان) ہوئے۔

اب تاریخ کے اعتبار سے مختلف ملکوں کا جگہ جگہ ذکر چلے گا۔ مگر میں نے تاریخ وار چونکہ مرتب کیا ہے اس لئے اب میں انبالہ کے **حاجی میراں بخش صاحب اور ان کی اہلیہ** کی (قربانی) کا ذکر کرتا ہوں۔ یوم (قربانی) 14/13۔ اگست 1940ء۔ 14/13۔ اگست کی درمیانی رات کو گیارہ بجے حضرت حاجی میراں بخش صاحب (-) اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو ان کے اپنے مکان میں (قربان) کر دیا گیا۔ حاجی میراں بخش صاحب قریشی محلہ خلوت انبالہ شہر کے رہنے والے تھے۔ چرم فروشی کرتے تھے۔ حاجی صاحب نے 1904ء میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ نہایت سرگرم داعی الی اللہ تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی بدولت فضل بھی بہت کئے تھے اور بہت کاروبار چلا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا جو کاروبار کا پھلنا اور پھیلنا یہ بھی احمدیت ہی کی برکت سے تھا۔ اس وجہ سے مشہور بہت ہو گئے تھے اور (مخالفوں) کو یہ بہت تکلیف تھی کہ احمدی ہو کر اتنی اس کو برکت ملی ہے' اتنا مال و دولت اس کے ہاتھ آ رہا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وجہ سے (مخالفوں) کی انگیخت پر 13 اور 14 کی درمیانی شب کو گیارہ بجے جب کہ آپ اور آپ کی اہلیہ اپنے مکان میں سوئے ہوئے تھے آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ پہلے حاجی صاحب پر دشمنوں نے تیز چاقو سے حملہ کیا اور پسلی کے قریب ایک گہرا زخم لگا جس سے حاجی صاحب موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ اس واقعہ کو دیکھ کر ان کی اہلیہ کی آنکھ کھلی اور وہ شور مچا کر مدد حاصل کرنے کے لئے چھت پر چڑھنے لگیں کہ سنگدل قاتل نے مرحومہ کو سیڑھیوں سے نیچے گرا لیا اور ایک دو وار میں ہی کام ختم کر دیا۔ یہ واقعہ (قربانی) اور بھی دردناک معلوم ہو جاتا ہے یہ معلوم کر کے کہ ان کی چھوٹی بچی عمر دس ماہ ان کی گود میں تھی وہ ان کے نیچے دب گئی اور لاش اس بچی کے اوپر تڑپ تڑپ کر ٹھنڈی ہوئی۔ اس حالت میں اس بچی کو اٹھایا گیا جو زندہ تھی کہ وہ مرحومہ ماں کا دودھ چوسنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ دودھ خشک ہو چکا تھا۔ بہت ہی دردناک (قربانی) ہے یہ' اور اس حالت میں چونکہ پوسٹ مارٹم کے بعد لاش احمدیوں کے سپرد نہیں کی گئی تا کہ وہ باقاعدہ اس کو تابوت میں ڈال کر قادیان لے جاسکتے اس لئے ان کے غیر احمدی رشتہ داروں نے ان کی نعش کو وہیں دفنا دیا۔

صوبیدار خوشحال خان صاحب' تاریخ (قربانی) 29 مئی 1942ء۔ آپ صوابی ضلع مردان میں 1868ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دوسرے بھائی جمعدار سلطان محمد خان صاحب تھے۔ اب ان کی (قربانی) کا واقعہ تو میں ذکر کرتا ہوں لیکن ان کے ساتھ بھی احمدیت کی برکت سے ایک معجزہ ہوا ہے کہ ان کے خاندان کی تیس بتیس پشتوں سے جہاں تک ان لوگوں کو یاد تھا یہ سلسلہ چلا آ رہا تھا کہ دو بیٹے ہوتے تھے ایک لاولد مر جاتا تھا پھر دوسرے کے بھی دو بیٹے ہوتے اور اس میں سے ایک لاولد مر جاتا تھا۔ پھر آگے اس کے بھی دو بیٹے ہوتے تھے۔ یہ حیرت انگیز ایک سنت تھی جو بڑی دیر سے جاری چلی آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے احمدیت قبول کرنے سے یہ طریق بدل ڈالا اور آپ کو بیٹوں' پوتوں اور پڑپوتیوں سے نوازا یعنی دو بیٹوں والا قصہ ختم ہو گیا پھر کثرت سے ان کے بیٹے بیٹیاں بھی ہوئے پوتے بھی ہوئے۔

آپ حضرت مسیح موعود (-) کے مقدس دور میں قاضی محمد یوسف صاحب آف پشاور کے زیر (دعوت الی اللہ) تھے مگر احمدیت قبول کرنے کی توفیق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) کے دور خلافت میں ملی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) کی زیارت ایک خواب میں پہلے بھی کر چکے تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔

واقعہ (قربانی) کی تفصیل یہ ہے۔ احمدیت کی وجہ سے آپ کے گاؤں مینی تحصیل صوابی ضلع مردان میں آپ کی بہت مخالفت تھی۔ 29/ مئی 1942ء کو آپ حسب معمول ٹوپی سے نماز جمعہ ادا کر کے اپنے گاؤں واپس جا رہے تھے کہ رستے میں ان کے گاؤں موضع مینی اور صوابی کے درمیان انہیں بعض نامعلوم لوگوں نے گولیاں برسا کے (قربان) کر دیا۔ قاتل جائے واردات پر ایک خط چھوڑ گئے جس میں لکھا تھا کہ قادیانی مذہب چھوڑ دو' رسول کریم کا دین خراب مت کرو ورنہ سب قتل کر دیئے جاؤ گے۔ آپ نے اپنے پیچھے نو بیٹے' تین بیٹیاں اور متعدد نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ یہ بھی شاید سن رہے ہوں اگر ان کے کانوں تک میری یہ آواز پہنچے تو یہ اپنے آپس کے خاندان کی آج کی موجودہ تفصیل بھی مجھے بھجوائیں۔ کون کون کہاں آباد ہوا ہے' ان سے خدا تعالیٰ کا کیا سلوک ہے۔

اب میں ہندوستان کا ذکر چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لئے آپ کو انڈونیشیا لے کے چلتا ہوں۔ انڈونیشیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سی (قربانیاں) ہوئی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جلی قلم سے لکھنے والی (قربانیاں) ہیں۔

سب سے پہلے 1945ء میں آزادی کے اعلان کے بعد جبکہ انڈونیشیا نے جنگ آزادی جیت لی تو موضع چوکنگ کاونگ ضلع تاسک ملایا' مغربی جاوا' انڈونیشیا کے علاقہ میں ماشومی نامی ایک انتہا پسند مسلمان تنظیم کے ایماء پر ماشومی کے شرپسند عناصر کے ہاتھوں چھ احمدی (قربان) کئے گئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ **محترم جائد (jaid) صاحب' محترم سورا (Sura) صاحب' محترم سائری (Sairi) صاحب' محترم حاجی حسن صاحب' محترم راڈن صالح (Raden Saleh) صاحب' محترم دھلان (Dahlan) صاحب۔**

ان سب (-) کو انتہائی وحشیانہ طریق سے ہاتھ باندھ کر سر عام چوک میں (قربان) کیا گیا۔ انا للہ.... اب ظاہر ہے کہ ان سب کے لئے بظاہر توبہ کا رستہ کھلا تھا اور (انحراف) کا رستہ کھلا تھا مگر ایک بھی ان میں سے اپنے دین سے نہیں ہٹا۔ بہت بہادری سے جان دی۔

انہی ایام میں اس ضلع کی ایک اور جماعت سانگیانگ لومبنگ انڈہیانگ (Sangiang Lombang Indhiang) اسی تنظیم کے دہشت گردوں نے چار احمدی احباب کو بے دردی سے (قربان) کیا جن کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ **محترم حاجی سنوسی (Haji Sanusi) صاحب' محترم اومو (Omo) صاحب' محترم تھیان (Tahyan) صاحب اور محترم سھرومی (Sahromi) صاحب۔**

1941ء تا 1945ء وارنگ دویانگ چی آنجور (Warung Doyong Chianjur) میں شرپسندوں کے فتنہ کی وجہ سے دو احمدیوں کو جیل بھیج دیا گیا جن میں سے ایک احمدی **محترم مارتاوی (Martawi)** صاحب 4/ مئی کو جیل کے اندر ہی فوت ہو گئے اور اس طرح انہوں نے بھی خدا کی راہ میں (جان دی)۔ اگرچہ قتل نہیں ہوئے مگر جیل میں راہ مولیٰ میں قید کئے جانے والے جب مرتے ہیں تو (قربان) ہی ہوتے ہیں۔

اب یورپ آتے ہیں۔ یورپ کے پہلے احمدی (راہ خدا میں جان دینے والے) کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ البانیہ کے باشندے تھے ان کا نام شریف دوتسا تھا۔ ان کے بیٹے یہاں آ کر مجھ سے ملے بھی ہوئے ہیں۔ **شریف دوتسا صاحب یورپ کے پہلے احمدی (قربان ہونے والے)** ہیں کیونکہ جب کمیونسٹ انقلاب آیا تو وہ مذہب کا نام بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اور چونکہ اشتراکیت اصولاً (دین) کے خلاف تھی اس لئے بڑی بہادری کے ساتھ (دین حق) پر قائم رہے اور کمیونسٹ حکومت کو کہہ دیا کہ میں تمہارے جھوٹے نظام کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اس کے نتیجہ میں ان کو (قربان) کر دیا گیا۔ گویا باقاعدہ انہوں نے (قربانی) کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے قبول کیا ہے۔ سرکردہ رئیس تھے اور ان کا اثر ورسوخ البانیہ میں بھی تھا اور یوگوسلاویہ میں بھی تھا۔

حضرت مصلح موعود (-) نے آپ کی (قربانی) کے موقع پر تحریر فرمایا "شریف دوتسا ایک مخلص احمدی تھے۔ ان کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ کمیونسٹ طریق حکومت کے مخالف تھے اور جو.... اس ملک میں (دینی) اصول قائم رکھنا چاہتے تھے ان کے لیڈر تھے۔ **مرتے تو سب ہی ہیں اور کوئی نہیں جو مقررہ عمر سے زیادہ زندہ رہ سکے مگر مبارک ہے وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی حمایت کرتا ہوا مارا جائے۔** شریف دوتسا کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ یورپ کے پہلے (راہ خدا میں قربان ہونے والے) ہیں۔"

اب پھر واپس صوبہ سرحد چلتے ہیں۔ **محترم محمد اکرم خان صاحب چارسدہ ضلع پشاور**۔ تاریخ (قربانی) 10 جنوری 1950ء۔ آپ نے مولوی محمد الیاس صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ پہلے پیغامی ہوا کرتے تھے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) کے ہاتھ پر دستی بیعت کی۔ بڑے مخلص احمدی رہے (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق تھا۔ مطالعہ کتب کا جنون تھا۔ کچھ عرصہ نائب تحصیلدار رہے۔ دفتر چیف کمشنر سرحد میں میر منشی بھی رہے۔ بعد میں زمینداری اختیار کی اور چارسدہ کے قریب موضع "ڈب" آباد کیا۔ "ڈب" میں ہی تھے کہ کسی کی انگیخت پر ایک نامی گرامی بدمعاش نے 10۔ جنوری بروز منگل کو بندوق سے فائر کر کے (راہ خدا میں قربان) کر دیا۔

حضرت مصلح موعود (-) نے فرمایا "وہ چھتر سال کی عمر کے تھے اور ایک رئیس خاندان میں سے تھے۔ یہ وہی ہیں جن کے متعلق ان کے بھائی نے بیان کیا تھا کہ ہم نے ایک اٹھنی احمدیوں کو دے دی ہے اور ایک اٹھنی غیر احمدیوں کو۔ یہ پہلے پیغامی جماعت کے ساتھ تھے بعد میں مبایعین میں شامل ہو گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی (قربانی) میں بعض مولویوں کا ہاتھ" ہے۔ وہ تو لازماً ہو گا مگر چونکہ قطعی شہادت حضرت مصلح موعود کو نہیں ملی تھی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے یہی ذکر فرمایا کہ خیال کیا جاتا ہے۔

اب چوہدری محمد حسین صاحب تاریخ (قربانی) 22۔ فروری 1952ء کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ اب پنجاب کی بات ہے اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب کہ احرار موومنٹ کی شرارت اور شوروغوغا بہت زوروں پر تھا۔ احراری لیڈروں کی رات دن کی فتنہ انگیز تقریروں اور تحریروں کی وجہ سے 19/ فروری 1952ء کو چوہدری محمد حسین صاحب احمدی کو گمبٹ ریاست خیرپور سندھ میں (قربان) کر دیا گیا۔ اب سندھ کے (قربان ہونے والوں) کا جو ذکر چلتا ہے اس میں عام طور پر لوگ ان کو بھول جاتے ہیں۔ یہ بھی سندھ کے عظیم الشان (راہ خدا میں قربان ہونے والوں) میں سے ہیں۔ پولیس نے اطلاع ہونے پر قاتل کو موقع پر گرفتار کر لیا۔ چوہدری صاحب موصوف کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔ اناللہ.....

اب پھر انڈونیشیا تاریخ کے اعتبار سے اب پھر انڈونیشیا کی باری آ رہی ہے۔ چیانڈام (Chiandam) انڈونیشیا' 3 مارچ 1953ء کو اس جماعت کے چھ مرد و زن کو (قربان) کیا گیا۔ 1953ء میں مغربی جاوا' انڈونیشیا میں ایک انتہا پسند پارٹی دارالاسلام ہوا کرتی تھی۔ شرپسند عناصر اور اس جماعت کے پیشوا امام کارتو سوویریو (Karto Suwiryo) جو انڈونیشیا میں (-) شریعت نافذ کرنا چاہتے تھے۔ یہ کارتو صاحب کا مشن تھا کہ وہ اپنی شریعت کی چھاپ کو انڈونیشیا پر لگانا چاہتے تھے۔ دارالاسلام جو ان کی تنظیم تھی اس کے دہشت گرد جو کہ اپنے آپ کو تن تارا اسلام انڈونیشیا کہا کرتے تھے۔ 3-مارچ 1953ء بروز ہفتہ شام سات بجے اسی تنظیم تن تارا اسلام کے دہشت گرد صدر جماعت احمدیہ چیانڈام کے گھر آئے۔ اس وقت صدر جماعت محترم سوما صاحب (Soma) صاحب (عمر تقریباً 37 سال) کے پاس ان کے بیٹے اور جماعت احمدیہ چیانڈام کے اسسٹنٹ سیکرٹری اور محاسب محترم اوسون (Uson) صاحب (عمر 21 سال) اور سوما صاحب کے ایک قریبی رشتہ دار محترم سرمان (Sarman) صاحب (عمر 26 سال) کے موجود تھے۔

تن تارا کے کارندے زبردستی ان کے گھر میں داخل ہوئے اور ان تینوں کو اپنے ساتھ گھر کے باہر ایک کھلے میدان میں لے گئے اور فائرنگ کر کے (قربان) کر دیا۔ اناللہ.....

اس کے بعد تن تارا اسلام انڈونیشیا کے شرپسند اس گھناؤنی کارروائی کو جاری رکھتے ہوئے محترم جملی (Jumli) صاحب کے گھر گئے اور انہیں گھر سے باہر بلایا۔ پھر زبردستی گھر میں داخل ہو گئے جہاں محترمہ ایڈوٹ (Idot) صاحبہ اور محترمہ اونیہ (Uniah) صاحبہ بھی موجود تھیں۔ انہوں نے تینوں کو گھر سے باہر نکال کر فائرنگ کر کے (قربان) کر دیا۔ اناللہ.....

اب لاہور کے (قربان ہونے والوں) کا ذکر کرتا ہوں جو پہلے مارشل لاء کے نفاذ سے کچھ پہلے (قربان) ہوئے اور بعضوں کا ذکر پہلے شاید ہو چکا ہو لیکن اب میں تاریخ کے حوالے سے بعض کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا ذکر تحقیقی عدالت کی رپورٹ میں بھی ہے۔ جس دن مارشل لاء لگایا گیا اس دن حالات اتنے خراب ہو چکے تھے کہ تحقیقاتی عدالت کے جج جسٹس منیر نے لکھا۔ اس دن کے واقعات کو دیکھ کر "سینٹ بارتھولومیوڈے" یاد آجاتا تھا۔ اس مارشل لاء سے قبل جو (قربانیاں) ہیں ان میں ماسٹر منظور احمد صاحب مدرس بھی شامل تھے۔ ان سب (قربان ہونے والوں) کے متعلق میں نے لکھ دیا ہے کہ ان کی تفاصیل معلوم کریں کہاں تھے' کس کے بیٹے تھے' ان کی اولاد کہاں کہاں گئی۔ (قربانیوں) کے ذکر میں توجہ صرف اسی طرح بٹی رہی کہ کون (قربان) ہوا اور حالانکہ ضروری تھا ہماری تاریخ کو مکمل کرنے کی خاطر کہ ان کی اولاد' ان کے پسماندگان وغیرہ کہاں گئے اور کہاں آباد ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تو اب انشاء اللہ یہ بھی اس (قربانی) کے تذکرہ کا ایک پھل' بہت ہی نیک پھل ہے جو ہمیں زائد حاصل ہو رہا ہے۔ وہ لوگ جن کی اولادوں کو بھلا دیا گیا تھا اب وہ اولادیں بھلائی نہیں جا سکیں گی۔ اس خطبہ کے تسلسل میں ان کا ذکر خیر بھی چلے گا۔

ماسٹر منظور احمد صاحب مدرس تھے۔ یہ نہیں لکھا کہ کون تھے' کس کے بیٹے تھے' کہاں تھے۔ صرف اتنا ذکر ہے کہ مدرس تھے۔ ان کے علاوہ 6 مارچ کو ایک احمدی محمد شفیع صاحب برما والا کو مغل پورہ میں (قربان) کیا گیا اور کالج کے ایک احمدی طالب علم میاں جمال احمد صاحب کو بھی اسی روز (قربان) کیا گیا۔ میاں جمال احمد صاحب (-) کی (قربانی) کا واقعہ بہت ہی دردناک بھی ہے اور ان کی بہادری پر بھی دلالت کرتا ہے۔ بہت نڈر انسان تھے۔ محترم جمال احمد صاحب ولد مستری نذر محمد صاحب حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور کو 6۔مارچ 1953ء کو (قربان) کیا گیا۔ شہادت کے وقت آپ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایف۔ ایس۔ سی کے طالب علم تھے۔ جب بھی حضرت مصلح موعود (-) تشریف لے جاتے تو (-) مرحوم ساری ساری رات ڈیوٹی دیتے۔ 5/ مارچ 1953ء کو آپ ساری رات گھر کی چھت پر پہرہ دیتے رہے۔

6 مارچ کو جمعہ کے روز آپ اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کو ملنے سائیکل پر رنگ محل جا رہے تھے۔ گھر سے کچھ فاصلہ پر محلہ دار جو آپ کو جانتے تھے جلوس کی شکل میں کھڑے تھے۔ آپ پاس سے گزرے تو انہوں نے پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ آپ سائیکل سے اتر کر کھڑے ہو گئے۔ ہجوم گالیاں دیتا ہوا آپ کو مارنے کے لئے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا یہ مرزائی ہے اسے جان سے مار دو۔ ایک شخص جو آپ کو ذاتی طور پر جانتا تھا وہ آپ کے پاس آیا کہنے لگا جمال تم کہہ دو کہ تم احمدی نہیں ہو تو میں تمہیں بچا لوں گا۔ اگر تم ویسے نہیں کہنا چاہتے تو میرے کان میں ہی کہہ دو تو پھر بھی میں اس ہجوم کو سنبھال لوں گا۔ کیونکہ آپ نے تو کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ آپ کہنے لگے کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں اور اپنی جان بچانے کے لئے جھوٹ نہیں بولوں گا' تم نے جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ چنانچہ آپ کو نیچے گرا کر چاقوؤں سے (قربان) کر دیا گیا۔ اناللہ...... (قربانی) کے وقت آپ کی عمر صرف 17 سال تھی۔

جمال احمد (-) کے بھائی نصیرالدین بلال اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ (-) مرحوم کے قاتل حکومت نے پکڑ کر چھوڑ دیئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو ہمارے سامنے سزا دے دی۔ ایک پاگل ہو کر نہایت بری حالت میں مرا یعنی گندی نالیوں کا گند پیتے ہوئے پھرتا رہا اسی حالت میں وہ مرا اور دوسرا اندھا ہو کر مرا۔

اب ایک اور احمدی مرزا کریم بیگ صاحب کو فلیمنگ روڈ پر چھرا مار دیا گیا اور ان کی نعش ایک چتا میں پھینک دی گئی جو فرنیچر کو آگ لگا کر تیار کی گئی تھی۔ کثرت کے ساتھ اسی روز احمدیوں کی جائیدادیں لوٹی گئیں۔ ان کے سامان کو اکٹھا کر کے ان کی دکانوں میں ڈال کر یا باہر آگ لگا دی گئی۔ تیسرے پہر ایک ممتاز ایڈووکیٹ شیخ بشیر احمد صاحب لاہور کے مکان کو بھی ہجوم نے گھیر لیا اس واقعہ میں (قربانی) تو کوئی نہیں ہوئی مگر چونکہ شیخ بشیر احمد صاحب نے دفاع میں گولی چلائی تھی اس لئے ان کو پکڑ لیا گیا اور بعد میں عدالت نے ان کو بری کر دیا۔

7 مارچ کی رات کو عبدالحکیم مالک پائنیئر الیکٹرک اینڈ بیٹری سٹیشن کے مکان پر چھاپہ مارا گیا اور ان کی بوڑھی والدہ قتل کر دی گئیں حالانکہ وہ احمدی نہیں تھی۔ یہ واقعہ اس غلط فہمی سے ہوا کہ چونکہ عبدالحکیم صاحب جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کے صدر تھے اور ایک معروف ہستی تھے اس لئے دشمنوں نے سمجھا کہ ماں بھی احمدی ہو گی حالانکہ وہ احمدی نہیں تھی۔ تو یہ نہیں وہاں قتل ہوئے مگر ان کی بوڑھی والدہ قتل کر دی گئیں۔

8 مارچ 1953ء کو لاہور میں دو اور (قربانیاں) بھی ہوئیں جن میں سے ایک مکرم حوالدار عبدالغفور صاحب ولد الٰہی بخش صاحب تھے اور دوسرے لاہور کے علاقہ میں ایک احمدی عطار تھے جن کا نام کسی وجہ سے تاریخ میں درج نہیں۔

اب یہ بھی اسی قسم کا واقعہ ہے کہ جہاں تاریخ میں محفوظ رکھنے والی ضروری چیزیں نظر انداز کر دی گئی ہیں۔ اب یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ احمدی عطار (قربان) ہوا ہو اور اس کا کوئی باپ' کوئی ماں' رشتہ دار' کوئی اور پسماندہ ایسے نہ ہوں جن کو پتہ نہ ہو کہ ان کا نام کیا تھا' کہاں کے تھے اور اب ان کی اولاد بھی کہیں پھیلی ہوئی ہو گی۔ تو یہ وہ اہم تاریخی واقعات ہیں جو نظر سے رہ گئے ہیں اور (قربانی) کے ذکر میں صرف اتنا ہی کافی سمجھا گیا کہ ایک (قربان)

ہوا' ایک (قربان) ہوا' ایک (قربان) ہوا۔ حالانکہ اس کے ماحول کی باتیں' اس کے رشتہ داروں کی باتیں' ان کے بزرگوں کی باتیں' یہ ساری تاریخ کا حصہ ہونی چاہئے تھیں۔ پس اتنا ہی لکھا ہوا ہے کہ ایک احمدی عطار تھا جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اب جب تاریخ لکھنے والے نے لکھا ہے اس وقت اس کا نام نہیں معلوم ہوا ہو گا۔ ہو سکتا ہے ہنگامے کے حالات میں یہ بات لکھی گئی ہو بعد میں تو آسانی سے یہ نام معلوم کیا جا سکتا تھا۔

اب اس کے بعد جو ذکر چلے گا وہ حفاظت مرکز کے سلسلے میں قادیان اور اس کے نواح میں (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کے واقعات کا ذکر ہو گا یہ چونکہ اپنی ذات میں ایک لمبا مسودہ ہے اور اس ذکر میں کئی باتیں بیان ہونے کے قابل ہیں اس وقت میں صرف اتنی بات بیان کرنا چاہتا ہوں کہ قادیان سے ہجرت سے پہلے جو واقعات وہاں گزرے ہیں ان میں (راہ خدا میں جان قربان کرنے کے لفظ) کا استعمال جائز ہے۔ اگرچہ ایک تقسیم کا ایک سیاسی جھگڑا تھا اور اس کے نتیجہ میں حملے ہو رہے تھے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ جتنے بھی مسلمان جو لاکھوں کی تعداد میں شہید کئے گئے ہیں محض اس جرم میں شہید ہوئے ہیں کہ وہ مسلمان تھے۔(۔) اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ ان سے دشمنی کی وجہ ان کا مسلمان ہونا تھا۔ پس اگر کسی کو مسلمان سمجھتے ہوئے خواہ وہ حقیقی مسلمان ہو یا سطحی مسلمان ہو قتل کیا گیا ہو تو لازماً خدا کے حضور اس کا درجہ شہادت کا ہی ہو گا۔

لیکن جو احمدی (قربان ہونے والوں) کا میں ذکر کروں گا اس ضمن میں ان کے متعلق ایک بات میں کھول دینا چاہتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کا (قربانی) کا مرتبہ ان عام (۔) سے زیادہ بڑا تھا۔ جیسا کہ تفصیلی ذکر آئے گا آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ بہت سے احمدی نوجوانوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کی حفاظت میں جانیں دی ہیں اور قادیان میں بڑی بڑی دور دور سے لوگ جا کر اس خیال سے آباد ہوئے تھے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی حفاظت میں اور مرکز کی حفاظت میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کریں۔ پس قطعی طور پر کھلی کھلی (قربانی) ہے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور اپنی جانیں دے دیں اور جانتے تھے کہ انتہائی خطرناک حالات ہیں اس کے باوجود بعض بہت دور دور کے گاؤں میں گئے ہیں اور وہاں سارے کے سارے مسلمان گاؤں کا انخلا کروادیا حالانکہ چند ایک ہوا کرتے تھے۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت فرمائی اور کامیابی کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں کو وہاں سے نکالنے کی توفیق احمدیوں کو ملی۔

قربانی کا یہ حال تھا اس زمانہ میں جب کہ کھانے کو روٹی بھی نہیں ملتی تھی' ایک ایک لاکھ یا اس سے زائد مسلمان مہاجرین کو روٹی دینے کا انتظام قادیان کے لنگر خانہ نے کیا ہوا تھا۔ اور حضرت مصلح موعود کی فراست دیکھئے کہ اس سے بہت پہلے آپ نے اندازہ لگا لیا تھا کہ حالات نہایت خطرناک ہونے والے ہیں اور ہمیں اس وقت ضرورت پڑے گی جب کہ کہیں گندم میسر ہی نہیں آئے گی' جب کہیں خوراک نہیں ملے گی چنانچہ آپ نے جماعت احمدیہ کا وہ انتظام جہاں گندم جمع کی جاتی تھی اس انتظام کو کناروں تک گندم سے بھروادیا۔ بہت دور دور تک لوگوں کو بھیجا جاتا تھا کہ وہ گندم خرید کے لائیں۔ اس وقت تعجب ہوتا تھا کہ اتنی زیادہ گندم کی ضرورت کیا ہے مگر جب یہ سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت پتہ چلا کہ ارد گرد کے مسلمان جو لاکھوں کی تعداد میں قادیان میں پناہ لینے کے لئے وقتاً فوقتاً آتے رہے اگر وہ دشمن کی بستیوں سے بچا بھی لئے جاتے تو فاقوں کا شکار ہو جاتے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے گندم کے ذخیروں نے ان کو زندہ رہنے کے لئے قوت مہیا کر دی یعنی جیسا بھی تھا نمک روٹی سے گزارہ کیا یا پانی نمک روٹی سے گزارہ کیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ رکھے گئے اور ان کے زندہ رکھنے میں وہ تمام احمدی شامل ہیں جنہوں نے مختلف جگہوں سے وقف کر کے قادیان میں آکر ان کی حفاظت کے انتظام کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

اب چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے اس میں میں اگلے مضمون کو شروع نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جرمنی میں بھی جاری رہے گا اور جرمنی کے بعد پھر جب یہاں آئیں گے تب بھی یہ (۔) کے تذکرے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی سعادت تو نصیب کر ہی چکا ہے ان کی اولادوں کو بھی دین و دنیا کی سعادتیں نصیب کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی سب نئی نسلوں کو توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 25 جون 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ قریشی اخلاق احمد صاحب

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا 17واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا سترھواں جلسہ سالانہ مورخہ 25/ تا 27 جون 1999ء بروز جمعہ' ہفتہ' اتوار منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں عربی' مصری' عراقی' سری لنکن' صومالین' اٹالین' سوئس اور پاکستانی احباب شامل ہوئے۔

25۔ جون بروز جمعۃ المبارک بمقام بیت محمود زیورک دوپہر سوا تین بجے مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب امیر جماعت سوئٹزرلینڈ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے اس جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ عراقی دوست مکرم حاجی سلیم صاحب نے سورۃ یٰسین کی تلاوت کی۔ بعد ازاں مکرم میاں ناصر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم "مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں" پڑھی۔

اس جلسہ کی خوشیاں اس لحاظ سے بھی دوبالا ہو گئیں جب احباب جماعت نے اپنے پیارے امیر مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کو کافی دنوں کے بعد اپنے درمیان موجود پایا۔ مکرم شیخ صاحب تین ہفتے دل کے عارضہ کے باعث ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں صاحب فراش رہے۔ اور محض ایک ہفتہ قبل ہی ہسپتال سے فارغ ہوئے تھے۔ ایسے حالات میں جلسہ میں ان کی شمولیت نہ صرف باعث حیرت و مسرت تھی بلکہ ان کی جواں ہمتی' خلوص اور جلسہ میں شمولیت کی اہمیت کی منہ بولتی تصویر تھی۔ آپ نے افتتاحی خطاب میں احباب جماعت کو نصیحت کی کہ حضرت مسیح موعود کے جلسہ کی برکات حاصل کرنے کے لئے ایک دن نہیں' دو دن نہیں بلکہ تینوں دن جلسہ میں حاضر ہونا چاہئے۔

افتتاحی خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب گھر تشریف لے گئے اور جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔

مکرم نعیم اللہ صاحب نے "سیرۃ النبی ؐ" پر خوبصورت انداز میں تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم خادم حسین وڑائچ صاحب نے "صحابہ آنحضرت ﷺ" کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت بلال ؓ کے استقلال و قربانیوں کا ذکر کیا۔ ان کے بعد مکرم عارف محمود صاحب نے اپنے مضمون "حضرت مسیح ناصری اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ نماز عصر کے بعد بوقت شام سوا پانچ بجے پہلے دن کے جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرے اور تیسرے دن کے لئے شہر زیورک میں رومن کیتھولک کمیونٹی کا ایک سنٹر کرایہ پر لیا گیا تھا جو بہت وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔

دوسرے دن کے اجلاس میں شمولیت کے لئے احباب جماعت' مرد و زن و بچے صبح دس بجے سے اس جگہ پہنچنا شروع ہو گئے۔ خدام نے ایک رات پہلے ہی اس عمارت کے ایک بڑے اور خوبصورت ہال کو جھنڈیوں اور بینروں سے سجادیا تھا۔ خواتین کے لئے الگ باپردہ انتظام اوپر کی منزل پر کیا گیا تھا۔

آج موسم بہت اچھا تھا۔ وادیوں کے اس خوبصورت ملک میں دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ سورج کی زرد و سنہری کرنوں اور جلسہ گاہ کے سبزہ زار نے اس جلسہ کے ماحول کو بہت حسین بنا دیا تھا۔ بچے رنگ برنگے کپڑے پہنے تتلیوں کی طرح ادھر ادھر اٹھکیلیاں کرتے پھر رہے تھے۔ خدام نے بڑی محنت و لگن سے مختلف اشیاء کا بازار بھی لگا رکھا تھا۔

دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز صبح تقریباً ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں ہمارے سری لنکن دوست مکرم منور ناصر صاحب نے اپنی مدھ بھری آواز میں نظم "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا" پڑھی۔ حالانکہ ان کو اردو نہیں آتی مگر انہوں نے یہ نظم اردو میں اتنی خوبصورت آواز میں اور صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھی کہ ہر فرد داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ ایک تقریر ہمارے سوئس احمدی دوست مکرم ولید طارق صاحب نے "سیرت حضرت مسیح موعود" کے موضوع پر کی جبکہ دوسری تقریر مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نے بعنوان "جنگ کے بارہ میں اسلام کا نظریہ" کی۔ بعد ازاں ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے ایک خوبصورت ترانہ پیش کیا گیا۔

خواتین کے جلسہ کے پروگرام میں مکرمہ ندیٰ باجوہ صاحبہ نے "نفس مطمئنہ" کے موضوع پر' مکرمہ رفعت لنزن صاحبہ نے "(دین) میں عورت کے حقوق" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اسی طرح مکرمہ سارہ میاں صاحبہ نے عربی نظم اور قرۃ العین وڑائچ صاحبہ نے درعدن سے ایک نظم پڑھی۔

دوسری نشست کا آغاز بعد نماز ظہر و عصر مکرم بشیر احمد طاہر صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ مکرم ناصر بھٹی صاحب نے اپنی خوبصورت آواز میں درثمین سے ماخوذ مناجات "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" پڑھی۔ مکرم ڈاکٹر حسن باجوہ صاحب نے "مغربی ماحول میں بچوں کی تربیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر شمیم قاضی صاحب نے "اسلام

اور حفظان صحت" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد البانین دوست مکرم ناصر درمشی صاحب نے اپنی قبول احمدیت کی داستان سنائی۔ ان کی باتیں سن کر بہت سی آنکھیں بھر آئیں اور فضا اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔

سوا پانچ بجے شام مکرم شیخ ناصر احمد صاحب امیر جماعت نے "احمدیت، ماضی اور مستقبل" کے موضوع پر نہایت پر تاثیر تقریر کی اور فرمایا کہ وہ دن دور نہیں جب مستقبل میں دنیا کے ہر ملک، ہر جگہ احمدیت کا دور دورہ ہو گا انشاء اللہ۔ مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد آپ کی زیر صدارت محفل سوال و جواب منعقد کی گئی۔ جس میں احباب جماعت نے خوب دلچسپی لی اور مختلف سوالوں کے جوابات سے محظوظ ہوئے۔ یوں دوسرے دن کا اجلاس شام سات بجے اختتام کو پہنچا۔

آخری دن اتوار کے روز پہلی نشست کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ خواجہ رضوان احمد صاحب کی نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر سوئس دوست مکرم محمد اوپلیگر صاحب نے "دعوت الی اللہ کی اہمیت" کے موضوع پر کی جبکہ مکرم عثمان بیگ صاحب نے "رفقاء حضرت مسیح موعود" کے عنوان پر مختلف رفقاء کرام کے اخلاص و قربانیوں کا ذکر خیر کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے "دعوت الی اللہ اپنے تجربات کی روشنی میں" کے موضوع پر تقریر کی اور بعض روح پرور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

دوپہر کے کھانے اور نماز کے وقفہ کے بعد آخری سیشن کی کارروائی سوا دو بجے دوپہر شروع ہوئی۔ قرآن کریم کی تلاوت اور مکرم وقیع الرحمٰن صاحب کی نظم کے بعد مکرم میاں عبدالشکور صاحب نے "تربیت نفس" کے موضوع پر تقریر کی اور فرمایا کہ ہر انسان کو حسد سے بچنا چاہئے کیونکہ حسد کی آگ ہر نیکی کو کھا جاتی ہے اور حسد ہی سے ہر قسم کی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ مکرم ناصر منور صاحب نے "وقف نو کی اہمیت اور والدین کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر جبکہ سوئس دوست مکرم محبوب الحق صاحب نے "مالی قربانی کی اہمیت" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے سخت علالت کے باوجود نہایت جوش و جذبے کے ساتھ تقریر فرمائی اور احباب جماعت کو زریں نصائح سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ جس پہلے جلسہ سالانہ کا آغاز حضرت مسیح موعود نے قادیان میں کیا تھا اس کی پہلی اینٹ خداوند کریم کے حکم سے رکھی گئی تھی۔ اور ہر احمدی مردوزن کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ جلسہ کے تینوں دن کی برکات سمیٹنے کے لئے وقت سے پہلے ہی تیاری کر لیا کریں تاکہ وہ جلسہ کی برکات سے محروم نہ رہیں۔

تینوں دن جلسہ کی کارروائی اردو کے علاوہ جرمن، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں میں ہوتی رہی۔

آخر میں آپ نے دعا کی اور کہا کہ خدا تعالیٰ کے کاموں کا انحصار کسی ایک انسان پر نہیں ہوتا نہ ہی وہ کبھی رک سکتے ہیں۔ یہ جلسہ اور اس کے سارے انتظامات بھی خدا نے کئے ہیں۔

بعد ازاں

اجتماعی دعا، نئے جذبوں، نئی امنگوں اور نئے وعدوں کے ساتھ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا سترھواں جلسہ سالانہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 جولائی 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

قادیان سے عورتوں بچوں کے انخلاء کے دوران اعجازی نشان

چوہدری محمد صدیق صاحب

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی مصیبت کے وقت اپنے کسی بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں برکت دیتا ہے اور ان کی انجام دہی میں خود ان کا معین و مددگار ہو جاتا ہے۔ ذیل میں قادیان سے عورتوں اور بچوں کے پاکستان لانے کے سلسلہ میں ایک نہایت ایمان افروز یادداشت پیش خدمت ہے۔

اوائل ستمبر 1947ء کا واقعہ ہے کہ صوبیدار میجر ریٹائرڈ محمد حنیف جو اس وقت حوالدار تھے اپنی یونٹ سے بیوی بچوں کو لانے کے لئے رخصت پر آئے اور قادیان جانے کے لئے معلومات حاصل کیں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری جو اس وقت لاہور میں تھا کیونکہ حضور لاہور تشریف لا چکے تھے کے عملہ کو ان کی آمد کے متعلق غلط فہمی ہو گئی کہ شاید کنوائے لے کر آئے ہیں۔ چنانچہ خاکسار راقم الحروف کو بطور انچارج کنوائے ساتھ جانے کا ارشاد ہوا۔ اور درویشوں اور محصورین کے لئے مجوزہ راشن ادویہ تیل صابن وغیرہ اشیاء اور کچھ نوجوانوں کو قادیان پہنچانے کے لئے پروگرام بنایا گیا لیکن اگلے دن کنوائے نہ آیا۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری کی معیت میں محمد حنیف صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ صورتِ حال پیش کر سکیں۔ چنانچہ حضور نے اصل حقیقت کو جان کر کنوائے مہیا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور محمد حنیف صاحب نے کنوائے کے لئے کوشش شروع کر دی۔ ان ایام میں ہندو سکھوں کا انخلاء بذریعہ ریلوے ٹرین ہوتا تھا یہ ریلوے اسٹیشن لاہور پہنچے تو پناہ گزینوں میں ان کی یونٹ کی لیڈی ڈاکٹر کی نظر ان پر اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پڑی۔ اس نے کھانے پینے کی اشیاء کے لئے دردمندانہ التجاء کی چنانچہ محمد حنیف صاحب نے جرأتمندی سے کام لیتے ہوئے کھانے پینے کا سامان قلی کے ذریعے انہیں پہنچایا اور اس اثناء میں خدا تعالیٰ کی یہ تائید ہوئی کی ان مظلومین کی مدد کے صلہ میں محمد حنیف صاحب کی یونٹ کے ایک سکھ افسر کی نظر ان پر پڑی جو کنوائے بھجواتے تھے۔ انہوں نے خود ان کو آواز دے کر کہا کہ تم نے قادیان جانا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اسی واسطے رخصت لے کر آیا ہوں اس نے وہاں ہی انہیں کہہ دیا کہ فلاں وقت فلاں جگہ پر پہنچ جاویں تمہیں فوجی گاڑیاں حفاظت کے لئے دی جائیں گی۔ اس جگہ سے تیس پرائیویٹ لاریوں پر مشتمل کنوائے امرتسر کے لئے ہندوؤں سکھوں کو لے کر جائے گا۔ تم کو اس کا کمانڈر مقرر کرتا ہوں۔ ہندوؤں سکھوں کو امرتسر میں خالصہ کالج اتار دینا اور کنوائے قادیان لے جانا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کنوائے کا انتظام غیب سے کر دیا اس طرح اگلے دن وعدہ کے مطابق معینہ جگہ پر اہل قادیان کے محصورین کے لئے ضروری اشیاء پہنچا دی گئیں اور کچھ نوجوان بھی جو حفاظت مرکز کے لئے جا رہے تھے اور اس طرح وہ قافلہ قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ اور امرتسر میں ہندوؤں سکھوں کو اتار کر بعافیت قادیان پہنچا قادیان پہنچ کر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کو جو قادیان میں ہی محصورین کے انخلاء میں مصروف تھے۔ ساری رپورٹ دی اور کنوائے کے اگلی صبح تیار کرنے کے لئے عرض کر دیا گیا۔ رات بھر شدید بارش ہوتی رہی اور دن چڑھے تک بھی بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ تاہم حضور کی ہدایات کے مطابق صرف ضعیف اور کمزور مردوں اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں اور بچوں کیلئے ترجیح تھی۔ بہرکیف کنوائے تیار ہوا اور لاہور کے لئے روانگی ہوئی۔ چونکہ بارش بہت زیادہ ہوئی تھی اس لئے قادیان سے تتلے کے نہر پل تک بمشکل گاڑیاں پہنچیں اور سفر کچھ طے ہونا شروع ہوا۔ اس اثناء میں تتلے کے قریب ایک گاڑی بند ہو گئی جو باوجودیکہ محمد حنیف صاحب خود بھی مکینک تھے پھر بھی سٹارٹ ہونے میں نہ آئی۔

اس اثناء میں پتہ چلا کہ اس گاڑی میں سلسلہ کے ایک معاند مولوی محمد یعقوب آف بھامڑی بھی تھے جو نہ معلوم کس طرح اس بس میں گھس گئے ان کو نیچے اتارا تو گاڑی سٹارٹ ہو گئی محمد حنیف صاحب نے اسے ساتھ نہ لے جانے کا کہا تاہم اس کی منت سماجت پر اس کو دوسری گاڑی میں بٹھایا اور اس طرح قریباً عصر مغرب کے درمیان گاڑی سٹارٹ ہوئی اور ہم بٹالہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جبکہ پہلی گاڑیاں بحفاظت بٹالہ پہنچ چکی تھیں۔

نہر ان ایام میں خشک تھی جس میں جگہ جگہ مسلمانوں کی لاشیں۔ ہڈیاں۔ کھوپڑیاں وغیرہ ریت میں دبی دکھائی دیتی تھیں اور ظالموں کے ظلم پر بے انتہا قلق اور صدمہ ہوتا تھا۔ بہرحال قافلہ بحفاظت تمام بٹالہ پہنچا۔

بٹالہ پہنچنے پر یہ افواہ ملی کہ ہندوؤں نے پینے کے پانی میں زہر ملا دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے نقصان سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی خود ہی ذریعہ بنا دیا کہ محمد حنیف صاحب نے دوسری یونٹ کے افسر سے پانی کا ٹینکر حاصل کیا اور اپنے قافلہ کے لئے موزوں جگہ پر کھڑا کرا دیا۔ رات کافی ہو چکی تھی خاکسار بھی اپنے بچوں کے لئے پانی کے لئے قریبی ہینڈ پمپ (نلکا) پر گیا۔ وہاں چونکہ وہ نیا نیا نصب ہوا تھا اور بارش کافی ہو چکی تھی میرا ایک پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا لیکن محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رہا۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی امداد ہی تھی جو ہر قدم پر شامل حال رہی۔ بٹالہ کے کیمپ میں ہر طرف سے چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی تھیں۔ جو شرپسندوں کی طرف سے عورتوں اور بچوں کو تنگ کرنے کے باعث تھیں۔ نصف شب کے قریب ایک مسلمان عورت کو زچگی کی تکلیف شروع ہو گئی محمد حنیف صاحب نے اپنی اہلیہ کو ساتھ لیا اور اس کی زچگی سے فراغت کے لئے امداد کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مراحل بھی آسان ہو گئے اور اس کی جان بخشی ہو گئی۔

یہ سب برکات سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کی قبولیت میں نصیب ہوئیں اور اگلی صبح قافلہ پاکستان کے لئے روانہ ہوا وہاں واہگہ بارڈر پر پہلے دو تین روز سے کنوائے کھڑے تھے مگر باری باری اجازت میں دیر ہو رہی تھی۔ محمد حنیف صاحب نے متعلقہ افسروں سے مل کر سر توڑ کوشش کی وہ یہی جواب دیتے کہ آپ سے پہلے جو کنوائے آ چکے ہیں وہ پہلے جائیں گے۔ اتفاق سے ہمارے کنوائے کے ساتھ قادیان سے تین پرائیویٹ کاریں بھی شامل ہو گئیں تھیں جن میں سے ایک میں ڈپٹی محمد شریف صاحب کے صاحبزادے عبداللطیف صاحب پائلٹ بھی تھے۔ اسے اس فوجی افسر نے پہچان لیا اور بڑے احترام سے پیش آیا اور حضرت ڈپٹی صاحب کے احسانات کا ذکر کر کے کہ یہ میرے کندھوں پر پھول آپ کے والد صاحب کی سفارش سے لگے تھے۔ فرط محبت سے ان سے لپٹ گیا اور فوری طور پر ہمارے کنوائے کو گزرنے کی اجازت دے دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے کنوائے کی قدم قدم پر تائید و نصرت فرمائی اور ہم عصر کے قریب جودھامل بلڈنگ پہنچ گئے۔ اور حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی جس پر حضور نے محمد حنیف صاحب اور دیگر کارکنوں پر اظہار خوشنودی فرمایا اور دعاؤں کے ساتھ نوازا۔

الغرض محمد حنیف صاحب ابن مولانا محمد حسین صاحب نے لیڈی ڈاکٹر کی بروقت مدد کی اور اللہ تعالیٰ نے فوراً ہی قادیان سے محصورین و مظلومین لانے کے لئے کنوائے کا انتظام کروا دیا اور معجزانہ طور پر کنوائے کا اہتمام ہوا اور پھر موسمی خرابی اور راستوں کی خرابی اور گاڑی خراب ہونے کے باوجود تمام روکیں اللہ تعالیٰ نے دور فرمائیں اور کنوائے کے تمام افراد بوڑھوں بچوں اور مستورات کو بعافیت لاہور پاکستان پہنچایا۔

امید ہے کہ یہ یادداشت بہت سے لوگوں کے ازدیاد ایمان اور مصیبت کے وقت اپنے بھائیوں کی امداد کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی موجب ہوگی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کامیابی

○ مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ انچارج دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کے صاحبزادے عزیز فراز احمد باجوہ صاحب طالب علم گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے سالانہ امتحان میٹرک بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد سے سائنس گروپ میں 697/850 نمبر حاصل کر کے امتیاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی اور اپنی کلاس وہم بی میں اول اور مجموعی طور پر سکول کے کامیاب ہونے والے طلباء میں تیسری پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

عزیز فراز احمد باجوہ مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ چونڈہ امیر حلقہ کے بھتیجے اور چوہدری ظفراللہ وڑائچ صاحب قاضی دارالقضاء ربوہ کے نواسے ہیں۔

احباب جماعت سے آئندہ اعلیٰ تعلیمی کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم منیر احمد صاحب عابد مربی سلسلہ کے ہمزلف مکرم مرزا ظہور احمد صاحب آف دارالنصر غربی الف ربوہ کی گذشتہ دنوں ایک موٹر سائیکل حادثہ میں دائیں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی جس سے کولہے کے جوڑ کی ہڈی پہ بھی شدید ضرب آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا فیصل آباد میں کامیاب آپریشن ہو چکا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

انٹرنیشنل سکول فار ایڈوانس سٹڈیز - تریست (اٹلی) مندرجہ ذیل مضامین میں پوسٹ گریجویٹ ٹریننگ دیتی ہے جو بالآخر .Ph.D پر منتج ہوتی ہے۔

(1) Functional Analysis and Applications
(2) Mathematical Physics
(3) Elementary Partices
(4) Condensed Matter
(5) Astrophysics (6) Biophysics
(7) Mol-Genetics
(8) Cognitive Neuroscience

Ph.D پروگرام کا دورانیہ 3 سال ہے - 4- تا 1969ء کے بعد پیدا ہونے والے ہی درخواست دینے کے اہل ہونگے - تمام معلومات اس پتہ پر لکھ کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

International School for Advanced Studies (SISSA)
Via-Beirut, 2-4, 34014 Trieste,
Mrimare-Grignano ITALY
E-mail:-PHD@SISSA.IT
WEB:-hHp://www.sissa.it

(نظارت تعلیم)

نتائج میٹرک۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

○ نتائج نصرت جہاں اکیڈمی (میٹرک) الفضل میں شائع ہوئے ہیں پوزیشن لینے والے طلباء و طالبات کی فہرست میں سے کچھ نام رہ گئے ہیں اس لئے نتائج کا یہ حصہ دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کے میٹرک کے امتحان میں امسال مختلف پوزیشیں لینے والوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

بوائز سیکشن

اول- عطاء الغیور ابن بشارت احمد 722/850

دوئم- غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ 695/850

سوئم- لقمان احمد شاہد ابن ریاض احمدججہ 691/850

گرلز سیکشن

اول- ربیعہ فاضل بنت محمد فاضل تارڑ 720/850

دوئم- حمدہ قرۃ العین بنت سید قمر سلیمان احمد 717/850

ماریہ نعیم بنت محمد نعیم ٹوانہ 717/850

سوئم- آمنہ ماجد بنت محمد اسماعیل ماجد 709/850

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم محمود احمد ناصر صاحب ابن مکرم صلاح الدین صاحب دارالعلوم غربی (حلقہ ثناء) ربوہ سابق ڈرائیور پرائیویٹ سیکرٹری کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ رخصانہ عندلیب بنت مکرم چوہدری بشیر احمد واہلہ صاحب چک نمبر 87 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 99-3-20 کو بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعوض حق مہر 50000 روپے پڑھا۔

مورخہ 99-6-12 کو شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ (بصورت مشروب) کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر مکرم رانا خالد احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جارہاہوں، نہیں جارہے

عرب نژاد اسامہ بن لادن نے جو امریکہ کو مطلوب ہیں اعلان کیا ہے کہ وہ افغانستان چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے طالبان کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور واپسی کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ انہوں نے طالبان سے ایک معاہدے کے تحت اپنا فیصلہ سنایا۔ جس پر رضامندی کا اظہار کیا گیا۔ سعودی ارب پتی نے سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے کئی ممالک سے رابطہ قائم کر لیا۔ فیصلہ افغانستان پر امریکی حملے کے خطرے کے پیش نظر کیا گیا۔ اسامہ نہیں چاہتے کہ ان کی وجہ سے انکے میزبان غریب ملک کو مشکلات پیش آئیں۔ دوسری طرف طالبان نے سختی سے عرب مجاہد اسامہ بن لادن کی جانب سے افغانستان چھوڑنے کی اطلاعات کی تردید کی ہے۔ طالبان کے سینئر ترجمان مولوی وکیل احمد متوکل نے کہا ہے کہ یہ محض افواہ ہے جو شمالی اتحاد نے پھیلائی ہے۔ اسامہ افغانستان نہیں چھوڑ رہے۔ انہوں نے کہا کہ اسامہ بن لادن نہایت سخت حفاظتی انتظامات میں محفوظ مقام پر موجود ہیں۔ وہ ہمارے مہمان ہیں اور افغان عوام اپنے مہمانوں کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسامہ کو کوئی سیاسی بیان دینے، سیاسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے اور اخبار نویسوں سے رابطہ کی ہرگز اجازت نہیں۔

کراچی کے محاصرہ کے لئے تیار تھے

بھارتی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل سوشیل کمار نے کہا ہے کہ بھارتی بحریہ حالیہ کشمیر تنازعہ میں پاکستان کی واحد بڑی بندرگاہ کراچی کے محاصرے کے لئے تیار تھی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کی بندرگاہ پاکستان کی کمزوری ہے۔ اس کی تمام تر تجارت اور تیل کی سپلائی کا دارومدار اسی پر ہے۔

سعودی شہر میں آتشزدگی

سعودی عرب کے شہر تلیف میں آگ لگنے سے 40 باراتی زندہ جل گئے۔ 132- زخمی ہو گئے۔ منقطہ شرقیہ کے شہر میں تقریب کے دوران خواتین اور بچوں کے شامیانہ میں آگ لگ گئی۔

تمام مجاہدین نکل گئے

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ تمام مجاہدین نکل گئے ہیں بھارتی فوج نے کہا ہے کہ معمول کی گولہ باری ہو رہی ہے۔ کارگل کے چند ایک مقامات پر جو مجاہدین رہ گئے ہیں وہ بھی نکال دیئے گئے ہیں۔ بھارتی حکام نے کہا کہ مجاہدین جاتے ہوئے ہماری چوکیاں تباہ کر گئے پاکستانی فوج دوبارہ تعمیر سے روکنے کے لئے گولہ باری کر رہی ہے۔

7- اگست سے پہلے

ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ بن لادن 7- اگست سے قبل افغانستان چھوڑ دیں گے۔ امریکہ نے 7- اگست کو اسامہ کے ٹھکانوں پر حملوں کا منصوبہ بنایا ہے۔ اسامہ اس حملے سے قبل ہی کسی دوسرے ملک میں منتقل ہو جائیں گے۔ امریکی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ ہم اسامہ پر حملے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ ساڑھے چار سو عرب رضاکار اسامہ کی حفاظت پر مامور ہیں۔ طالبان کے ذرائع نے اے پی اے کی خبر کی تردید کر دی ہے۔

میلاسوچ کو سزا بھگتنی ہوگی

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ نے کہا ہے کہ یوگوسلاویہ کے سرب صدر میلاسوچ کو جنگی جرائم کی سزا بھگتنی ہوگی۔

بھارت خلاف ورزی نہ کرے

ایران نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کے حق خودارادیت کی حمایت کی ہے۔ ایران کی طرف سے اس حمایت کا اعادہ وزیر ثقافت سید عطاء اللہ مہاجرانی نے پاکستان کے دو روزہ سرکاری دورے کے بعد روانگی سے پہلے اسلام آباد میں اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت طاقت کے استعمال سے گریز کرے۔

نائیجیریا میں 3- ارکان اسمبلی زخمی

نائیجیریا کی مشرقی ریاست "رمیا" میں مسلح افراد نے ریاستی اسمبلی کے سپیکر کے خلاف مواخذہ کی تحریک کے بعد فائرنگ کر کے تین ارکان اسمبلی کو گولی مار کر زخمی کر دیا۔ زخمیوں میں اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر بھی شامل ہیں۔

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
فون دفتر 051-275757 275738
3-A بیول پلازہ- فضل الحق روڈ- بلیو ایریا اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 31 جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
3-اگست- غروب آفتاب- 7-06
4-اگست- طلوع فجر- 3-50
4-اگست- طلوع آفتاب 5-23

جلسے جلوسوں سے حکومت نہیں جائے گی

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ قوم ہمارے ساتھ ہے۔ جلسے جلوسوں سے حکومت نہیں جائے گی۔ کوہاٹ ٹنل تعمیر کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اخبار والے پوچھتے ہیں کہ قاضی اور لغاری کیا کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ وہی کچھ کر رہے ہیں جو ہمیشہ کرتے آئے ہیں۔ قوم جانتی ہے کہ ہم نیک نیتی سے کام کر رہے ہیں اگر ہماری نیت میں فتور ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہمارا ساتھ نہ دیتا۔ قوم کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ اللہ کا بہت فضل و کرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی ہٹ دھرمی کے باوجود ہم مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے بامقصد مذاکرات کو ترجیح دے رہے ہیں۔ ہم نہ تو مذاکرات برائے مذاکرات کے قائل ہیں اور نہ پیشگی شرائط عائد کرنے کے حق میں ہیں۔

بھارتی فوج کے دو مورچے تباہ

حرکت الجہاد کے اسلامی مجاہدین نے مختلف کارروائیوں میں 9 بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مجاہدین نے سولکی میں واقع ایک پوسٹ بھی تباہ کر دی۔ کارگل میں فائرنگ ہوتی رہی۔

بھارت سیاچن خالی کرے

پاکستانی دفتر خارجہ نے کہا ہے بے معنی مذاکرات فضول ہیں۔ اعلان لاہور پر عمل کیا جائے پاکستان سیاچن خالی کر دے۔ کنٹرول لائن کا احترام بحال کرنے کے لئے بھارت فوج چور ٹلہ اور قمر کے علاقے سے بھی نکل جائے۔ مذاکرات کے سلسلے میں بھارت کا رویہ قطعی غیر لچکدار ہے۔ دفتر خارجہ نے بتایا کہ بھارتی الیکشن کے بعد خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر مذاکرات ہونگے۔

کلنٹن نواز شریف کے ساتھ ہیں

امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن نواز شریف کے ساتھ ہیں۔ ہم اپنے وعدے پورے کریں گے۔ بھارت مذاکرات کیلئے سازگار ماحول پیدا کرے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے انڈیا کی حمایت کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وقت بدل چکا ہے۔ امریکیوں کا خیال ہے کہ نواز شریف نے جنوبی ایشیا کو ایٹمی جنگ سے بچالیا ہے۔

چھوٹے صوبوں کا وفاق پر اعتماد ختم ہو چکا ہے

سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چھوٹے صوبوں کا وفاق پر اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ حکمرانوں کی آمریت نے ملک کو تباہ کر دیا ہے۔ مشرقی پاکستان جیسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ سندھ میں غیر عوامی حکومت مسلط ہے۔ پولیس کو بے لگام چھوڑ دیا گیا ہے۔ برطانوی نو آبادی نظام کی یاد تازہ ہو گئی ہے۔ حکمرانوں نے قرضے' زکوۃ' ٹیکس اور آثار قدیمہ سمجھ کر کھالیا۔

قومی ہیروز کو بدنام کیا جارہا ہے

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیٹرول کی قیمتوں میں اضافے سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے کرکٹ ڈرامہ رچا کر قومی ہیروز کو بدنام کیا جارہا ہے۔

لاہور ڈوب گیا

لاہور میں آٹھ گھنٹے مسلسل بارش برستی رہی جس سے زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ سول سیکرٹریٹ میں پانی داخل ہو گیا۔ حکومت کے تمام دعوے بارش میں بہہ گئے۔ لاہور کی ہر سڑک گندا نالہ بن گئی۔ ملک میں تقریباً تمام مقامات پر بارشیں ہو رہی ہیں سب سے زیادہ بارش بالاکوٹ میں 220 ملی میٹر ریکارڈ کی گئی۔ لاہور میں ڈائریکٹر واسا کا دفتر دو دو فٹ پانی میں ڈوب گیا۔

مسلم لیگ کا الزام

مسلم لیگ نے الزام لگایا ہے کہ نازک وقت میں قاضی اور قادری جہاد ترک کر کے امریکہ چلے گئے۔ کارگل کی لڑائی سے کشمیر آزاد ہو سکتا تھا تو قاضی جہاد ترک کر کے بیرون ملک جانے کی بجائے جام شہادت نوش کرنے محاذ پر جاتے۔ طاہر القادری کی عوام میں کوئی ساکھ نہیں۔ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اسلام کی مقدس ہستیوں کے نام استعمال کرتے رہے۔ عوام ان کے فریب میں نہیں آئیں گے۔

کراچی میں فائرنگ' گھروں میں چھاپے

متحدہ قومی موومنٹ کی جانب سے احتجاجاً لگائے جانے والے بھوک ہڑتالی کیمپ کے سامنے وائس آف کراچی کے زیر اہتمام شہدائے پولیس کے ورثاء نے چھٹے روز بھی علامتی بھوک ہڑتال جاری رکھی۔ دونوں جانب سے ایک دوسرے کے خلاف زبردست نعرے بازی جاری رہی۔ اس موقع پر پولیس کی بھاری نفری موجود رہی۔

ضروری اعلان

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے ضلع اوکاڑہ و ضلع وہاڑی کے دورہ پر آرہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

○ مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ) اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے ضلع گوجرانوالہ و ضلع حافظ آباد کے دورہ پر آرہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر الفضل)

ربوہ میں پہلی بار

آر کی کڑھائی اور تار کشی کے اَن سِلے سُوٹ
سندھی کامدار گلے نئے دلکش ڈیزائن
نیز
سندھی ڈسچارج پرنٹ ان سلے سوٹ
نیا مال- آپ کے خیال سے بھی کم قیمت پر
اکبر احمد
32/4 دار الصدر غربی ربوہ حلقہ قمر ملحقہ کوٹھی
حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ☏ 212866

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بانار شیخوپورہ
7- سنگھار سنٹر میکلیگن روڈ لاہور
☏ دوکان 53181 ☏ دوکان 7320977
گھر 5399 گھر 7841669

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 38/22 دار الرحمت شرقی (الف) ربوہ
رقبہ بارہ مرلے بر مشتمل تین بیڈ روم
ایک ڈائننگ' ڈرائننگ روم' ٹی وی لاؤنج'
دو اٹیچ باتھ روم' کچن' سٹور' ڈبل سٹوری'
ٹیلیفون' بجلی' پانی' سوئی گیس موجود ہے۔
رابطہ - عنایت اللہ صابر فون نمبر 211551

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر نایاب
جیولرز اینڈ بوتیک کلاتھ ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171 04524-510

ہمارے ہاں جستی روم کولر- کوکنگ رینج-
ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں- نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے-
الفضل الیکٹرونکس
آفس فون 5114822 5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

ضرورت لیڈی ٹیچرز
الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ میں لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے- بی ایس سی 2 (آسامیاں) ایف ایس سی 2 (آسامیاں) یا بی اے انگلش لٹریچر کے ساتھ کیا ہو- ٹیچنگ کا شوق رکھنے والی اور محنت سے کماحقہ' اپنے فرائض ادا کرنے والی خواتین اپنی درخواستیں 15- اگست 1999ء تک معہ اپنی سندات کی فوٹو سٹیٹس درج ذیل پتہ پر محترمہ پرنسپل صاحبہ کے پاس جمع کرادیں-
پرنسپل الصادق اکیڈمی ربوہ
34/26 دار الرحمت شرقی 'ب' فون 212186
نصیر احمد مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ

کوٹھی برائے فروخت
ایک کشادہ ڈبل سٹوری مکان جس میں تمام سہولیات میسر ہیں برائے فوری فروخت
برقبہ ایک کنال
رابطہ کیلئے- ہارون رشید
13/33- فیکٹری ایریا ربوہ- فون 211142

ہومیوپیتھک ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو ہومیو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
سکندر پورہ بازار نزد پوسٹ آفس پشاور شہر
کیوریو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ کی تمام ادویات ری ٹیل' ہول سیل پر دستیاب ہیں- نیز خالی شیشیاں ہر سائز' پوٹینسی' سادہ گولیاں شوگر آف ملک اور 117 ادویات کا خوبصورت بریف کیس اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہومیو پیتھک کتاب بھی دستیاب ہے- ادویات کا معلوماتی لٹریچر مفت حاصل کریں-